بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵/۷۰ ؛ نمبر ۱۸۳ ؛ بدھ ۱۱ شوال المکرم ۱۴۰۱ھ ؛ ۱۲ ظہور ۱۳۶۰ ہش ؛ ۱۲ اگست ۱۹۸۱ء

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ؛ ٹیلیفون ۴۴۹ ؛ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیمبیا کے صدر داؤد جوارا کے ہاتھوں احمدیہ سیکنڈری سکول کی مسجد ناصر کا افتتاح

نصرت ہائی سکول کے سالانہ فنکشن میں شرکت، صدر مملکت کی بیگم لیڈی جوارا بھی تشریف لائیں

اس سکول نے دس سال کے مختصر عرصے میں اعلیٰ کارکردگی کا ریکارڈ قائم کر دیا ہے ○ صدر مملکت

گیمبیا کے اخبار میں تفصیلی خبر ○ سکول کے پرنسپل مکرم انیس احمد صاحب عقیل کی رپورٹ

بانجل (گیمبیا۔ مغربی افریقہ) گیمبیا کے صدر مملکت محترم الحاج داؤد اُجوارا صاحب نے ۴ مئی ۱۹۸۱ء بروز سوموار جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام جاری شدہ سکول نصرت ہائی سکول کی سالانہ تقریب میں شرکت کی اور سکول کی "مسجد ناصر" کا افتتاح کیا۔ اس مسجد کا سنگِ بنیاد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ ۱۹۷۰ء کے دوران رکھا تھا۔

صدر مملکت نے جماعت احمدیہ کے سکول کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس سکول نے دس سال کے قلیل عرصے میں قوم کے لیے اپنی اعلیٰ کارکردگی کا ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔ صدر مملکت نے جن کے ہمراہ ان کی بیگم صاحبہ لیڈی نجائمہ جوارا بھی سکول میں تشریف لائی تھیں، طلباء پر زور دیا کہ وہ خوب محنت سے کام کریں۔ گیمبیا کے سرکاری اخبار "دی گیمبیا نیوز بلیٹن" نے اپنی ۶ مئی ۱۹۸۱ء کی اشاعت میں اس خبر کو بہت جلی انداز میں صفحہ اوّل پر سب سے اوپر شائع کیا ہے۔ خبر کا عنوان ہے۔ "صدر جوارا نے ناصر مسجد کا افتتاح کیا"۔ اخبار نے لکھا ہے کہ طلباء کو اپنی تمام صلاحیتیں استعمال کر کے ملکی ترقی میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیئے۔ صدر مملکت نے اس تقریب کے مہمان مقرر محترم الحاجی گاربا جیمپا کی خدمات کا بھی نہایت اچھے الفاظ میں ذکر فرمایا۔ الحاجی گاربا صدر محترم کے سکول کے زمانے میں استاد رہے ہیں۔ اخبار کے مطابق صدر نے احمدیہ مسلم مشن گیمبیا کے امیر کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے انہیں اور ان کی بیگم صاحبہ کو سکول میں مدعو کیا ہے۔ مہمان مقرر محترم الحاجی گاربا جیمپا صاحب نے طلباء کو نصیحت کی کہ وہ یہ نہ سوچیں کہ ملک ان کے لیے کیا کر سکتا ہے بلکہ یہ خیال رکھیں کہ وہ ملک کے لیے کیا کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نصرت ہائی سکول ملک کا ایک کامیابی سے چلنے والا سکول ہے انہوں نے طلباء کو نصیحت کی کہ وہ زراعت کے میدان میں بھی معلومات حاصل کریں کیونکہ زراعت پر ہی ملک کی ترقی کا انحصار ہے۔ انہوں نے طلباء اور اساتذہ کے درمیان بہترین تعاون اور ہم آہنگی قائم کرنے پر زور دیا تاکہ ملک میں صدر جوارا، کوامے، انکرومہ اور موزوریوا جیسے عظیم لوگ پیدا ہو سکیں۔ تقریب سے امیر جماعت گیمبیا، سکول کے پرنسپل اور بورڈ آف ڈائریکٹرز کے رکن مسٹر ٹی بی فون نے بھی خطاب کیا۔ صدر اور لیڈی جوارا نے سکول کے نمایاں طلباء کو انعامات تقسیم کیے۔ صدر مملکت نے مسجد ناصر کے علاوہ سکول کی کینٹین کا بھی افتتاح کیا۔

نصرت ہائی سکول گیمبیا کے پرنسپل مکرم انیس احمد صاحب عقیل جو کہ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان کے صاحبزادے ہیں، نے اپنی رپورٹ میں اس شاندار تقریب کی کچھ اور تفاصیل بتائی ہیں۔ انہوں نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ صدر کی آمد پر پہلی بار سکول کے سکاؤٹس نے صدر موصوف کو گارڈ آف آنر پیش کیا۔ صدر مملکت نے مسجد ناصر کا افتتاح کیا اور اس کے بعد امیر صاحب گیمبیا مکرم مولانا داؤد حنیف صاحب نے دعا کرائی۔ جس میں صدر صاحب سمیت تمام حاضرین شامل ہوئے۔

مکرم پرنسپل صاحب نے ناصر مسجد کی تفاصیل بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ مسجد سکول نے اپنے ذرائع سے مکمل کی ہے۔ مسجد کے چاروں طرف کھڑکیاں ہیں۔ اس میں تین اطراف سے داخلہ ہو سکتا ہے۔ اعلیٰ قسم کی CIELOTEX سے چھت کا اندرونی حصہ مزین ہے اور فرش نہایت صفائی سے ربڑ ٹائلز کا بنایا گیا ہے۔ سامنے خوبصورت کیاریاں بنائی گئی ہیں جن میں پودے لگے ہیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ مسجد میں سو نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ صدر مملکت مسجد کا افتتاح کرنے کے بعد اندر تشریف لے گئے اور صفائی اور نفاست کی بہت تعریف فرمائی۔ دیگر تقاریب کے علاوہ صدر محترم نے سکاؤٹس کیمپ کا افتتاح کیا اور سکول کی کینٹین کا افتتاح کرتے ہوئے بوتلیں اور گلاب جامن خریدے۔ صدر موصوف اور لیڈی جوارا نے کینٹین کی بنی ہوئی گلاب جامنیں بہت پسند فرمائیں۔ واپسی پر صدر محترم نے سکول کے دفاتر کے سامنے اپنی آمد کی یادگار کے طور پر اپنے ہاتھوں سے ناریل کا ایک پودا لگایا۔ صدر کی آمد اور روانگی کے وقت پولیس کے بینڈ نے قومی ترانہ پیش کیا اور سکول کے جھنڈے کی پرچم کشائی کے موقع پر قومی ترانہ کی دھنیں پیش کیں۔ اس تقریب میں متعدد وزراء، پارلیمنٹ کے اراکین، پرمانینٹ سیکرٹریز اور اعلیٰ عہدوں پر فائز سول اور ملٹری افسران اور نمایاں شخصیتوں نے شرکت کی۔

یہ تمام تقریب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت کامیاب رہی۔ ریڈیو اور سرکاری اخبار نے تفصیل سے خبریں دیں۔ حکومت نے اپنے فوٹوگرافرز بھجوائے اور تمام کارروائی صدر کے ریکارڈ آفس میں محفوظ کر لی گئی۔

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰ ظہور۔ اگست۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو ہر آن کامل صحت اور تندرستی کے ساتھ دن رات خدماتِ دینیہ بجالانے کی توفیق عطا کرتا رہے اور روح القدس کی تائید سے سدا نوازتا رہے۔ آمین ؛

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کمزوری، چکر آنے اور بلڈ پریشر زیادہ ہونے کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل صحت یابی عطا کرے اور لمبی عمر سے نوازے۔ آمین ؛

خاکسار مسلسل بیمار چلا آرہا ہے۔ صحت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں مودبانہ التماس ہے کہ بارگاہِ ایزدی میں شفائے کاملہ و عاجلہ کی دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

ماسٹر امیر عالم

۷۔ سول لائنز، ملک انور روڈ شیخوپورہ

خاکسار کی بہن کے گرنے سے پاؤں کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ مورخہ ۹/۸/۸۱ کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں اس کے پاؤں کا اپریشن کر کے درست کیا گیا ہے احباب جماعت اور خاندانِ حضرت اقدس سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس کو جلد از جلد شفا عطا فرمائے۔

اسی طرح خاکسار کے ماموں کا بچہ بیمار ہے اور ہسپتال میں آکسیجن لگی ہوئی ہے جسم پر ورم چڑھ گئی ہے اور بہت نڈھال اور کمزور ہو گیا ہے احباب جماعت اور خاندان حضرت اقدس سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس بچہ کو شفا کامل عطا فرماوے۔

نصیر محمد کارکن دفتر الفضل

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۱ شوال ۱۴۰۱ھ

۱۲ ظہور ۱۳۶۰ ہش

عذابِ الٰہی سے محفوظ رہنے کا قرآنی گر

اللہ تعالیٰ کے جتنے بھی نبی یا مامور دنیا میں مبعوث ہوئے وہ بشیر اور نذیر بن کر ہی مبعوث ہوئے چونکہ ان کی قومیں اپنی نافرمانیوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے مستحق عذاب بن چکی ہوتی تھیں اس لئے وہ انہیں راہ حق کی طرف دعوت دے کر انہیں یہی نصیحت کرتے تھے کہ وہ استغفار اور توبہ کو اپنا شعار بنائیں اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ آنے والے عذاب سے بچ جائیں گے اور نہ صرف یہ کہ آنے والے عذاب سے وہ محفوظ ہو جائیں گے بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضلوں اور رحمتوں اور برکتوں کا مورد بنائے گا۔

مثال کے طور پر جب حضرت نوح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا تو انہوں نے اپنی قوم کو مخاطب کر کے آنے والے عذاب سے خبردار کیا اور اس کا علاج انہوں نے یہ بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں اور اس کی عبادت بجا لا کر اس سے رحم کے طالب ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف سے قوم کو خبردار کئے جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَاۗءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (نوح آیات ۲ تا ۵)

ترجمہ:۔ ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف یہ کہہ کر بھیجا تھا کہ اپنی قوم کو اس وقت سے پہلے ہوشیار کر کہ جب ان پر دردناک عذاب نازل ہو اس نے (اپنی قوم سے مخاطب ہو کر کہا تھا اے میری قوم! میں تمہاری طرف ایک کھلا کھلا ڈرانے والا (نبی) ہو کر آیا ہوں (اور تم سے کہتا ہوں کہ) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اسی کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔ وہ تمہارے گناہوں کو معاف کرے گا اور تم کو ایک وقت مقررہ تک مہلت دے گا اور اگر تم جانتے ہو تو سمجھ لو کہ اللہ جو مدت کسی قوم کی تباہی کے لئے مقرر کرتا ہے جب وہ آجاتی ہے تو آگے پیچھے نہیں کی جا سکتی۔

جب حضرت ہود علیہ السلام آئے تو انہوں نے بھی اپنی قوم سے یہی بات کہی اور علی الخصوص اسے استغفار اور توبہ کرنے کے لئے کہا اور اس کی برکات ان کے ذہن نشین کرائیں چنانچہ انہوں نے کہا:۔

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاۗءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ (ہود آیت ۵۳)

ترجمہ:۔ اے میری قوم! تم اپنے رب سے بخشش مانگو، پھر اس کی طرف (کامل) رجوع اختیار کرو، جس کے نتیجہ میں وہ تم پر خوب برسنے والا بادل بھیجے گا اور تم کو طاقت کے بعد طاقت بخشے گا۔ اور تم مجرم بن کر خدا سے منہ نہ پھیرو۔

اس کے بعد حضرت صالح علیہ السلام نے بھی قوم ثمود کو استغفار اور توبہ سے کام لینے ہی کی نصیحت کی، انہوں نے کہا:۔

فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ۝ (ہود آیت ۶۲)

ترجمہ:۔ پس تم اس (اللہ) سے بخشش طلب کرو اور اس کی طرف کامل رجوع اختیار کرو۔ میرا رب یقیناً قریب ہے۔ (اور دعائیں) قبول کرنے والا ہے۔

اسی طرح حضرت شعیب علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو آنے والے عذاب سے بچنے کی تلقین کی تو اس کے لئے استغفار اور توبہ پر ہی زور دیا۔ انہوں نے کہا:۔

وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ۝ (ہود آیت ۹۱)

ترجمہ:۔ اور تم اپنے رب سے بخشش طلب کرو اور پھر اس کی طرف کامل رجوع اختیار کرو۔ میرا رب یقیناً بار بار رحم کرنے والا اور بہت ہی محبت کرنے والا ہے۔

آخر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ کے وقت قریباً انہی الفاظ میں کفارِ مکہ کو بھی آنے والے عذاب سے خبردار کر کے انہیں استغفار اور توبہ کے ذریعہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی پناہ میں لانے کی تلقین کی گئی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت آپؐ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا:۔

اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ۝ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ۭ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۝ (ہود آیات ۳، ۴)

ترجمہ:۔ اور تم اپنے رب سے بخشش مانگو اور اس کی طرف (سچا) رجوع کرو (تب) وہ تمہیں ایک مقررہ میعاد تک اچھی طرح سے سامان عطا کرے گا۔ اور نیز ہر ایک فضیلت والے (شخص) کو اپنا فضل عطا کرے گا اور اگر تم پھر جاؤ گے تو میں یقیناً تم پر ایک بڑے (ہولناک) دن کے عذاب کے آنے سے ڈرتا ہوں کیونکہ میں خدا کی طرف سے بلاشک شبہ تمہارے لئے ہوشیار کرنے والا اور اہم خبریں دینے والا (بنا کر بھیجا گیا) ہوں۔

ان جملہ آیات سے نزولِ عذاب، اس سے لوگوں کو بچانے اور مورد رحم بنانے سے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض سنن مستمرہ کا ذکر کیا ہے۔ پہلی سنت یہ ہے کہ وہ کسی قوم کو موردِ عذاب بنانے سے قبل اس سے خبردار ضرور کرتا ہے۔ دوسری سنت یہ ہے کہ اگر اس انتباہ کے نتیجہ میں وہ قوم استغفار اور توبہ کو اپنا شعار بنائے تو وہ عذاب ٹل جاتا ہے۔ تیسری سنت یہ ہے کہ اگر وہ قوم استغفار اور توبہ سے کام نہ لے تو بھی وہ اسے ایک مقررہ میعاد تک مہلت ضرور دیتا ہے تاکہ وہ اگر چاہے تو اپنی اصلاح کر لے اور عذاب سے اپنے آپ کو محفوظ کر لے۔

بہرحال اس ضمن میں ہم جس طرف خاص طور پر توجہ دلانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچنے، اس کے عذابوں سے محفوظ ہونے اور اس کے فضلوں کا مورد بننے میں استغفار اور توبہ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ کوئی نبی بھی ایسا نہیں گزرا جس نے استغفار اور توبہ کو لازم پکڑنے کی تعلیم نہ دی ہو اور اپنی قوم کو اس کی طرف بار بار توجہ نہ دلائی ہو۔ استغفار اور توبہ کی اس بنیادی اہمیت کے پیش نظر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود مومنوں کو استغفار اور توبہ کو ایک دائمی شعار کے طور پر اختیار کرنے کی ہدایت فرمائی۔ مثال کے طور پر فرمایا:۔

(۱) وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (البقرہ آیت ۲۰۰)

ترجمہ:۔ اور اللہ سے مغفرت طلب کرتے رہو اللہ یقیناً بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(۲) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ (التحریم آیت ۹)

ترجمہ:۔ اے مومنو! اپنا رجوع خالصتہً اللہ کی طرف رکھو۔

استغفار اور توبہ کی اس بنیادی اہمیت کے پیش نظر ہی حضرت اقدس خود سیدنا نے بار بار آنے والے زلازل طوفانوں سیلابوں اور وباؤں کا ذکر آنے پر ۱۴ ستمبر ۱۹۰۷ء کو فرمایا:۔

"توبہ استغفار کرنی چاہیئے۔ بغیر توبہ استغفار کے انسان کر ہی کیا سکتا ہے۔ سب نبیوں نے یہی کہا ہے کہ اگر توبہ اور استغفار کرو گے تو (خدا) بخش دے گا۔ سو نمازیں پڑھو اور آئندہ گناہوں سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ سے مدد چاہو اور پچھلے گناہوں کی معافی مانگو اور بار بار استغفار کرو تاکہ جو قوت گناہ کی انسان کی فطرت میں ہے وہ ظہور میں نہ آوے .....

بہرحال یہ انسان کے لئے لازمی امر ہے کہ وہ استغفار میں ہمیشہ مشغول رہے۔ یہ جو قحط اور طرح طرح کی بلائیں دنیا میں نازل ہوتی ہیں۔ ان کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ لوگ استغفار میں مشغول ہو جائیں۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۷۲ و صفحہ ۳۷۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲ حصولِ علم کی راہیں

محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے، ربوہ

۲۔ علم کی حرص و شوق

دوسری چیز جو حصولِ علم کے لئے ضروری ہے وہ علم کی حرص و شوق ہے۔ جسمانی غذا کے معاملہ میں یہ امر واضح ہے کہ جو کھانا شوق سے اور لذت محسوس کرتے ہوئے کھایا جائے اور مرغوبِ خاطر ہو وہ جلدی ہضم ہو کر جزوِ بدن بن جاتا ہے بالکل یہی حال علمی غذا کا ہے۔ بعض افراد میں علم کے لئے حرص و شوق کا جذبہ بھی خداداد ہوتا ہے اور وہ ایک بھوکے انسان کی طرح علمی غذاؤں کو تلاش کرتے اور جزوِ دماغ بناتے چلے جاتے ہیں۔

دوسرے لوگ اگر حصولِ علم کے لئے شوق و ذوق کا جذبہ اپنے اندر محسوس نہ کریں تو اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے یہ جذبہ حاصل کر سکتے ہیں۔ دعا کے لئے شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں پر پورا یقین رکھتے ہوئے تواتر اور استقلال سے کی جائے۔ اس جذبہ کے حصول کے لئے کچھ ظاہری تدابیر بھی اختیار کی جا سکتی ہیں مثلاً اپنے آپ پر کچھ بوجھ ڈال کر تکلف سے بھی اپنے آپ کو کسی امر پر لگایا جا سکتا ہے متواتر روزانہ کوشش سے آہستہ آہستہ تکلف ختم ہو جاتا ہے اور ایک طبعی ذوق اُس امر سے پیدا ہو جاتا ہے۔ عربی زبان کا ایک مشہور شعر ہے ؎

اَلنَّفْسُ رَاغِبَةٌ اِذَا رَغَّبْتَهَا
وَاِذَا تُرَدُّ اِلٰی قَلِیْلٍ تَقْنَعُ۔

یعنی انسانی نفس کو اگر کسی امر پر راغب کرنے کی پوری کوشش کی جائے تو وہ اس طرف راغب ہو ہی جاتا ہے اور اگر تھوڑی چیز پر کفایت کروائی جائے تو وہ اسی پر کفایت کر لیتا ہے۔

رغبت دلانے کا یہ عمل بتدریج ہونا چاہیئے۔ طلبہ جس مضمون یا نصاب کے جس حصہ سے دلچسپی محسوس نہ کریں انہیں چاہیئے کہ پہلے روزانہ بہت ہی تھوڑے عرصہ کے لئے اس کا مطالعہ شروع کریں۔ مثلاً پانچ یا دس منٹ روزانہ اس کے لئے مخصوص کریں اور طبیعت پر بوجھ ڈال کر، تکلف سے اس کی طرف اپنی توجہ مرکوز کریں۔ اس کے بعد وہ دیکھیں گے کہ آہستہ آہستہ انہیں اس سے کچھ دلچسپی پیدا ہونی شروع ہو جائے گی۔ دس منٹ روزانہ کے وقت کو آہستہ آہستہ زیادہ کرتے جائیں یہاں تک کہ ایک وقت آ جائے گا کہ وہ پوری دلچسپی سے اس مضمون کا مطالعہ شروع کر دیں گے اور ایک گھنٹہ تک بھی اس میں ملال محسوس نہ کریں گے۔

جو چیز دلچسپی اور شوق و ذوق سے پڑھی جائے وہ خود بخود ذہن نشین ہوتی چلی جاتی ہے۔ عدم دلچسپی کی حالت میں سوائے پانچ دس منٹ کے کسی چیز کا مطالعہ کرنا ہی نہ چاہیئے۔ دیکھئے بچوں کو کہانیاں سننے سے طبعی دلچسپی ہوتی ہے اور وہ خوب غور سے کہانی سنتے ہیں اور وہ کہانی اسی دلچسپی اور شوق کی وجہ سے انہیں یاد بھی ہو جاتی ہے۔ پس علم کو یاد رکھنے اور مستقل طور پر ذہن نشین کرنے کا بہت بڑا ذریعہ یہی ہے کہ دلچسپی اور شوق و ذوق کے ساتھ اس کا مطالعہ کیا جائے۔ قرآن کریم نے جو ہمیں ایک دعا سکھلائی ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ۔

قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔

(پ ۱۶ - طٰہٰ : ۱۱۵)

کہ اے مخاطب تو یہ دعا کیا کر کہ اے میرے رب میرے علم میں زیادتی عطا فرما۔ میرے علم کو بڑھاتا چلا جا۔ اس میں یہ اشارہ بھی مخفی ہے کہ علم سے طبعی دلچسپی پیدا کرو۔ کیونکہ جب کسی چیز سے دلچسپی پیدا ہو جائے تبھی انسان طبعاً اس میں زیادتی اور اضافہ چاہتا ہے۔

آخر قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا بھی احکام خداوندی میں سے ایک حکم ہے اور اللہ تعالیٰ کے صالح بندے وہی ہوتے ہیں جنہیں احکام خداوندی سے طبعی مناسبت حاصل ہو جاتی ہے اور ان میں دلچسپی اور لذت پیدا ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے صالح اطاعت گزار بندوں میں شمولیت ہی ہماری زندگی کا مقصد اور مدعا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے وسائل میں علم میں دلچسپی اور اس کے لئے شوق و ذوق بھی شامل ہے۔

ہمارے طلباء کو چاہیئے کہ حصولِ علم میں جب بھی ملال اور اُکتاہٹ اور بوریت محسوس ہو تو اس وقت عارضی طور پر اسے ترک کر دیں اور پھر تازہ دم ہو کر تھوڑے عرصہ کے لئے اس کی طرف توجہ کریں۔ اسی لئے ضروری ہے کہ اپنے نصاب کے مختلف مضامین کو بدل بدل کر مطالعہ کریں اور کسی مضمون کا اتنی لمبی مدت کے لئے مطالعہ نہ کریں کہ اس میں اکتاہٹ ملال اور بوریت پیدا ہو جائے۔ جس طرح سکولوں اور کالجوں میں ایک ٹائم ٹیبل مقرر ہوتا ہے اسی طرح طلباء کو اپنی سٹڈی اور مطالعہ کے لئے ایک ٹائم ٹیبل خود تجویز کر لینا چاہیئے اور مختلف علوم کو بدل بدل کر پڑھنا چاہیئے تا طبیعت میں ملال پیدا نہ ہو۔

خاکسار کسی ایک مضمون کو پوری دلچسپی قائم رکھتے ہوئے نصف گھنٹہ سے زیادہ کے لئے تواتر سے نہیں پڑھ سکتا مگر مضامین بدل بدل کر پوری توجہ کے ساتھ چھ چھ گھنٹے بھی مسلسل اپنی سٹڈی میں صرف کیے ہیں۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ جو کچھ بھی پڑھا جائے وہ پوری توجہ مرکوز کر کے مکمل CONCENT RATION کے ساتھ پڑھا جائے۔ توجہ مرکوز کرنے سے مطالعہ کے عمل میں بہت قوت پیدا ہو جاتی ہے اور اس حالت میں ہم علوم کی ان گہرائیوں تک پہنچ سکتے ہیں جن تک عام اور سرسری توجہ سے نہیں پہنچ سکتے۔ سردیوں کے موسم میں دھوپ میں بیٹھنے سے راحت اور آرام حاصل ہوتا ہے لیکن اس موسم میں بھی جب سورج کی شعاعوں کو ایک آتشی شیشے کے ذریعہ کاغذ پر ایک نقطہ پر مرکوز کر دیں تو اس قدر حرارت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہاں آگ لگ جاتی ہے۔ پس طلبہ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ پوری توجہ مرکوز کر کے ایک گھنٹہ کا مطالعہ سرسری توجہ کے چھ گھنٹہ کے مطالعہ سے کہیں بہتر ہے۔ یہ سبق ہمیں قانونِ قدرت سے ملتا ہے۔ علم توجہ کے ماہرین جو عجائبات دکھاتے ہیں وہ توجہ اور خیال کو مرتکز کرنے کا نتیجہ ہی ہوتے ہیں۔ سیدنا حضرت اقدس کے الہامات میں اس فن کو علم تربیت کا نام دیا گیا ہے۔ چنانچہ حضور کا الہام ہے۔

هٰذَا هُوَ التِّرْبُ الَّذِیْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ (تذکرہ طبع ثانی ص۱۸۷)

یعنی بعض لوگوں کی طرف سے پیش کردہ عجائبات دراصل علم تربیت کی بدولت ہی ہوتے ہیں جس کی حقیقت کو عام لوگ نہیں جانتے۔

خاکسار طلباء کو یہ مشورہ تو ہرگز نہیں دیتا کہ وہ علم تربیت یعنی مسمریزم میں مہارت حاصل کریں کیونکہ سیدنا حضرت اقدس نے اسے ناپسند کیا ہے لیکن حصولِ علم کے لئے مطالعہ کے وقت اپنی توجہ کو مرکوز کرنے کی مشق بہت ہی ضروری ہے اور طلباء جتنا بھی اس مشق میں ترقی کریں گے اتنا ہی یہ امر ان کے لئے مفید اور کارآمد ہوگا اور وہ علم کی گہرائیوں میں غوطہ زن ہو سکیں گے۔ اور ایسی حالت میں جس چیز کا بھی مطالعہ کیا جائے گا وہ ذہن نشین ہو جائیگی

بعض طلباء یہ شکایت کرتے ہیں کہ ہمیں پڑھنے کے بعد پڑھا ہوا حصہ یاد نہیں رہتا۔ اس کی درحقیقت یہی وجہ ہوتی ہے کہ وہ پڑھنے کے وقت اپنی توجہ کو مرکوز نہیں کرتے۔ شوق و دلچسپی سے نہیں پڑھتے۔ ایسے طلبہ کو خاکسار عموماً یہ مشورہ دیا کرتا ہے کہ وہ پڑھنے کے وقت شعوری طور پر یہ مصمم ارادہ کر لیا کریں کہ ہم نے یاد نہیں کرنا۔ صرف مسئلہ کو سمجھنا اور ذہن نشین کرنا ہے بلکہ اس پر تدبر کر کے اس کے متعلق اپنی ذاتی رائے قائم کرنی ہے۔ جب یہ صورت ہوگی تو مسائل انشاء اللہ خود بخود ان کے اذہان میں جگہ پاتے چلے جائیں گے اور یاد ہو جائیں گے۔ جب انسان گھبراہٹ کی حالت میں کسی مسئلہ کو فوری طور پر یاد کرنے کی نیت سے پڑھتا ہے تو اس کی ذہنی گھبراہٹ ہی مسئلہ کو ذہن نشین ہونے نہیں دیتی یا اسے ایسا احساس ہوتا ہے کہ یہ باتیں یاد نہیں ہو رہیں۔ یاد کرنا دراصل ایک غیر شعوری اور غیر ارادی فعل ہے۔ ذہنِ انسانی بعض اوقات اس معاملہ میں انسان کو دھوکا دیکر خواہ مخواہ پریشان کرتا ہے۔

ہاں بچپن کی عمر ایسی ہوتی ہے کہ بچوں کو بغیر ذہن نشین کرانے کے بعض باتیں یاد کرائی جا سکتی ہیں۔ اس عمر میں بچوں کو بعض ایسی باتیں ضرور ازبر کروا دینی چاہئیں جو بعد میں ساری عمر انہیں مشعلِ راہ کا کام دیں۔ بچپن کا زمانہ گزر جانے کے بعد یاد کرنے کا سنہری گُر یہ ہے کہ یاد کرنے کی کوشش ہی نہ کی جائے بلکہ پڑھتے وقت شعوری طور پر یہ ارادہ کیا جائے کہ یاد کرنا ہی نہیں صرف مسئلہ کو سمجھنا اور اس پر تدبر کرنا ہے۔ تب وہ بات خود بخود یاد ہو جائے گی جب انسان علم کے کسی حصہ کو سمجھ سمجھ کر مسائل کو ذہن نشین کرتے ہوئے مطالعہ کرے گا تو پچاسی ساٹھ فیصد امور اس کے ذہن میں ضرور محفوظ ہو جائیں گے۔ جب وہ اس حصہ کو اسی استغراق کے ساتھ دُہرائے گا تو کچھ اور باتیں جو پہلے ذہن میں محفوظ نہ ہوئی تھیں وہ مزید یاد ہو جائیں گی اور اگر شوق و ذوق اور علم کے لئے ایک طبعی حرص اُجاگر کر کے علم پڑھا جائے گا تو وہ آسانی سے ہضم ہو جائے گا یعنی ذہن مستقل طور پر محفوظ ہو جائے گا۔ بچوں کو خواہ کتنی لمبی کہانی سُنا دو اس کا اکثر حصہ انہیں یاد ہو جاتا ہے وہ اس لئے کہ وہ کہانی سننے میں بڑا مزہ محسوس کرتے ہیں اور ایک طبعی حرص کے ساتھ کہانی سنتے ہیں۔ پس یاد کرنے کا ایک گُر یہ ہے کہ انسان جو کچھ پڑھے وہ صرف سمجھنے اور ذہن نشین کرنے کی نیت سے پڑھے پھر اُسے دُہراتا رہے اور اس پر تدبر کرے۔ اس طرح علم اس کے ذہن میں مستقل طور پر محفوظ ہوتا چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ۔

اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا۔

(پ ۲۶ - محمد : ۲۵)

یعنی کیا یہ لوگ قرآنی مضامین پر تدبر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں جو ان کے دلوں کی ہی پیداوار ہیں اور قرآنی علوم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اس کے مضامین ان کے قلوب میں داخل نہیں ہو سکتے۔

اس آیت کریمہ میں بتایا گیا ہے کہ علم کے داخلہ کے لئے ذہنوں کے قفل تبھی کھلتے ہیں جب علم پر تدبر کیا جائے، پورے غور سے مطالعہ کر کے اس کے حسن و قبح کا جائزہ لیا جائے اور ذاتی طور پر کسی فیصلہ پر پہنچا جائے۔ پس تدبر نہ صرف قرآنی علوم بلکہ ہر علم کے سلسلہ میں ذہنوں کے تالے کھول دیتا ہے۔ اور علم مستقل طور پر ذہن نشین ہو جاتا ہے۔

۳۔ محنت اور استقلال

حصولِ علم کے لئے تیسری چیز اجتہاد یعنی خاص کوشش، محنت اور استقلال سے کام کرنا ہے۔ جو لوگ محنت سے گھبراتے ہیں وہ کبھی بھی بڑے فوائد حاصل نہیں کر سکتے الا ماشاء اللہ۔

طلباء میں سے بعض امتحانوں میں بہت اعلیٰ نمبر حاصل کر لیتے اور بعض بمشکل پاس ہی ہوتے ہیں۔ نمبروں کے اس تفاوت میں ان کی ذہنی صلاحیتوں کا اتنا دخل نہیں ہوتا جتنا دخل محنت اور استقلال سے کام کرنے کا ہوتا ہے ہمارے ملک میں عام طور پر سکول و کالج سے گھر آکر طلبہ چار پانچ گھنٹوں سے زیادہ اپنی پڑھائی نہیں کرتے لیکن ترقی یافتہ ممالک میں طلبہ سکول و کالج کی پڑھائی کے علاوہ سات سات آٹھ آٹھ گھنٹے استغراق سے محنت کرتے ہیں اور اسی محنت کی بدولت وہ چاند پر پہنچنے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور مریخ و مشتری اور دوسرے سیاروں پر اپنی کمندیں پھینک رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ ۝

(پ ۳۰ - البلد: ۵)

(ہم نے یقیناً انسان کو رہینِ محنت بنایا ہے)

یعنی ہم نے انسان کو ایسا بنایا ہے کہ وہ محنت سے ترقی کرتا ہے یعنی اپنے نفس پر مناسب بوجھ ڈال کر مجاہدہ کرنے سے ترقی کرتا ہے۔ اسی طرح فرماتا ہے

یٰاَیُّھَا الْاِنْسَانُ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدْحًا فَمُلٰقِیْہِ

(پ ۳۰ / الانشقاق: ۷)

یعنی اے انسان تجھے اپنے رب کی ملاقات کے لئے شدید محنت اور مشقت اٹھانی پڑے گی اور مجاہدات کرنے ہوں گے۔ اپنے نفس اور بیرونی عوامل سے شدید جنگ کرنی ہو گی تب تو اپنے رب سے ملاقات کر سکیگا۔

ہمارے طلبہ کو یہ وہم دل سے نکال دینا چاہیئے کہ محنت و مشقت کی زندگی سے انسان کی صحت خراب ہو جاتی ہے۔ اگر ایک طالب علم محنت کی عادت پیدا کر لے اور اس میں ایک گونہ لذت محسوس کرے۔ کام کرے۔ باقاعدگی سے کرے تو اس کا اس کی صحت پر بھی ایک خوشگوار اثر ہی پڑے گا۔ انسان بے قاعدہ اور بے ترتیب کام کرنے سے نقصان اٹھاتا ہے مثلاً سارا سال تو محنت نہ کی امتحان کے قریب آ کر راتوں کو جاگنا شروع کر دیا امتحان کا بھوت سر پر سوار کر لیا اور گھبرائے پھر رہے ہیں کہ اب کیا ہو گا۔ یہ حالت نہ صرف انسان کے ذہن کو مفلوج کر دیتی ہے بلکہ اسے کئی بیماریوں میں بھی مبتلا کر دیتی ہے۔ مثلاً ایک طالب علم نے دو سال کے بعد ایک امتحان دینا ہے تو یوں سمجھ لو کہ دو سال تک اس نے علم کی ایک عمارت مکمل کرنی ہے۔ اسکو ابتداء سے ہی چوبیس گھنٹے کا پروگرام بنا کر کام شروع کرنا چاہیئے۔ سب سے زیادہ محنت تو اسے ابتداء میں کرنی چاہیئے اور دن رات ایک کر کے اس عمارت کے لیے جملہ سامان فراہم کرنا چاہیئے پھر ایک سکیم کے مطابق کام شروع کرنا چاہیئے جب انسان ۲۴ گھنٹوں کا پروگرام بنا کر کام شروع کرے گا تو درمیان میں طبعی وقفے بھی آئیں گے۔ کھیلنے کے وقت کو وہ کھیلنے کے لئے ہی مختص کرے گا۔ دن رات کی پنجوقتہ نمازیں اسے طبعی وقفے مہیا کر دیں گی کیونکہ انسان جب ایک خاص قسم کی محنت کو چھوڑ کر دوسری قسم کا کام کرتا ہے تو اس تبدیلی سے ہی پہلی محنت کی تھکان اور بوریت دور ہو جاتی ہے اور انسان ایک حد تک تازہ دم ہو جاتا ہے۔

پس یاد رکھیں کہ محنت انسان کو نقصان نہیں پہنچاتی۔ ہاں بے محل اور بے وقت کی محنت نقصان پہنچاتی ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک سنت کا اس طرح ذکر فرمایا ہے کہ

یُدَبِّرُ الْاَمْرَ (پ۱۱۔ یونس: ۴)

یعنی اللہ تعالیٰ ہر کام کی تدبیر کرتا ہے۔ پھر اس تدبیر کو ایک سکیم کے تحت بتدریج کمال تک پہنچاتا ہے

اسی طرح انسان کے لئے بھی حقیقی کامیابی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اپنے کام کی پوری پوری تدبیر کرے۔ ایک مفصل سکیم اور لائحہ عمل تجویز کرے اور پھر بتدریج اسے عملی طور پر کمال تک پہنچائے۔ اگر کسی طالب علم نے ایک عرصہ کے بعد کوئی امتحان دینا ہو تو اعلیٰ کامیابی کے حصول کے لئے تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھ کر اسے ابتداء میں ہی ایک مفصل سکیم اور پروگرام تجویز کرنا چاہیئے۔ پھر مجوزہ سکیم پر عمل درآمد شروع کرنا چاہیئے تا وہ جو مطالعہ بھی کرے وہ اسے ہضم ہوتا چلا جائے یعنی مستقل طور پر اس کے ذہن میں محفوظ ہو جائے۔ جب انسان اپنے کاموں کو ایک معین اور مفصل سکیم کے تحت کرتا ہے اور اس سکیم میں وہ سب پہلو مدنظر رکھے جس کی بدولت زیادہ سے زیادہ ذوق و شوق کے ساتھ کام کر سکے زندگی کی کوئی ضرورت بھی نظر انداز نہ ہو اور مختلف کاموں میں ایک حسین توازن قائم رہے تو اس طرح نہ صرف یہ کہ اس کی صحت پر کوئی برا اثر نہیں پڑتا بلکہ ہر پہلو سے وہ برقرار قاری سے ترقی کی منزلیں طے کرتا ہوا آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے اور منزلِ مقصود کو پالیتا ہے۔

توازن کے اس سنہری اصول کو خود قرآن کریم میں اس آیت کریمہ میں پیش کیا گیا ہے۔

وَالسَّمَآءَ رَفَعَھَا وَوَضَعَ الْمِیْزَانَ اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِیْزَانِ (الرحمٰن: ۹، ۸)

یعنی اللہ تعالیٰ نے آسمان کو بہت اونچا اور بلند کیا ہے اور آسمانی رفعتوں کے حصول کے لئے) توازن کا اصول مقرر کیا ہے تاکہ تم کبھی بھی توازن کے قیام کے بارے میں حد سے تجاوز نہ کرو۔ انسان اسی لئے بہت سی تکالیف کا سامنا کرتا ہے کہ توازن کے اصول کو قائم نہیں رکھتا۔ اکل و شرب اور جسمانی محنت میں توازن قائم نہ رکھنے کی صورت میں بیماریاں اور تکالیف پیدا ہوتی ہیں۔

اسی طرح علمی مشاغل اور کھیل کود و دیگر مشاغل میں عدم توازن سے انسان علمی ترقیات سے محروم ہو جاتا ہے۔ الغرض توازن قائم رکھنے کا اصول زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی ہے اور ہر امر میں اس اصول کو مدنظر رکھنا ازبس ضروری ہے۔ محنت اور استقلال کے سلسلہ میں یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ شروع شروع میں محنت کرنے سے انسان پر بوجھ ضرور پڑتا ہے اور اسے تکلف کرنا پڑتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے ایک اور قانون کی بدولت آہستہ آہستہ اسے کام کی عادت ہو جاتی ہے اور عادت اس کام کے بوجھ کو دور کر دیتی ہے اور انسان بشاشت اور خوشی محسوس کرتے ہوئے وہ کام کرنے لگتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَہٗ

(پ ۳۰ / سورۃ عبس: ۲۱)

کہ رفعت و کمال کے حصول کے لئے جو راستہ طے کرنا پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اسے آسان کر دیتا ہے اور وہ اسی طرح کہ جس کام کی انسان کو اسے تواتر اور باقاعدگی سے کرنے کی وجہ سے عادت ہو جائے وہ کام انسان کے لئے آسان کر دیا جاتا ہے۔

پس ہمارے نوجوان اگر اچھی عادات کو اپنے کردار کا جزو بنالیں تو مشکل سے مشکل کام آہستہ آہستہ ان کے لئے آسان کر دیئے جائیں گے۔ ہاں شروع میں ضرور ایک بوجھ اٹھانا پڑتا ہے اور تکلیف محسوس کرتے ہوئے بھی ایک کام کرنا پڑتا ہے۔ ایسے کاموں کے لئے اصولاً اپنے پروگرام میں ابتداء میں تھوڑا وقت رکھنا چاہیئے۔ پھر جوں جوں دلچسپی پیدا ہوتی چلی جائے اس وقت کو بڑھاتے جانا چاہیئے یہاں تک کہ وہ کام اس کی روزمرہ کی عادت کا جزو بن کر اس کے لئے آسان ہو جائے

باقی

احبابِ جماعت کے لئے رُوحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمی روحانی منصوبے کی کامیابی کے لئے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احبابِ جماعت کے لئے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص پروگرام تجویز فرما رکھا ہے جو درج ذیل ہے:

۱۔ جماعت کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احبابِ جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔

۲۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر نماز فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

۳۔ کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ کی دعا غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

۴۔ درود شریف اور تسبیح و تحمید (سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ) نیز استغفار کا ورد روزانہ ۳۳ - ۳۳ بار کیا جائے۔

۵۔ مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں۔

۱۔ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۝

۲۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

۶۔ ان کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی تاکہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس پروگرام کے مطابق خود بھی اپنا عمل جاری رکھیں اور دوسروں کو بھی وقتاً فوقتاً تحریک کرتے رہیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد - ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ انڈونیشیا کا پندرھواں سالانہ اجتماع

مکرم منصور احمد صاحب (سلاویسی) مبلغ انڈونیشیا

خدام الاحمدیہ انڈونیشیا کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۷-۲۸-۲۹ مارچ بنڈونگ (مغربی جاوا) میں چکولے لیمبنگ "CEKOLE LEMBANG" کے مقام پر منعقد ہوا جس میں انڈونیشیا کے مختلف علاقوں سے ۱۳۲ خدام بطور نمائندگان حاضر ہوئے۔ ۲۳ اطفال نے بھی بطور نمائندگان حصہ لیا۔

اجتماع کا پہلا دن

۲۶ مارچ (امان) ۱۹۸۱ء کو تمام خدام پہلے مسجد احمدیہ "الناصر" بنڈونگ میں جمع ہوئے۔ مغرب اور عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد خدام نے کھانا کھایا۔ بعد ازاں بصورت قافلہ تمام خدام مقام اجتماع "چکولے لیمبنگ" کی طرف بذریعہ بس روانہ ہوئے۔ "چکولے لیمبنگ" بنڈونگ سے ۲۵ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ وہاں پہنچ کر بارش کے باوجود سب خدام نے مل کر انتظامات میں حصہ لیا۔ خیمے وغیرہ نصب کئے۔ رات گیارہ بجے تک خدام کام کرتے رہے۔ اس کے بعد سب خدام سو گئے۔

۲۷ امان کو صبح تین بجے تمام خدام تہجد کے لئے بیدار ہو گئے۔ رات بارش اور سردی کے باوجود تمام خدام نماز تہجد میں شامل ہوئے۔ اس کے بعد صبح کے وقت معلوم ہوا کہ اس جگہ جکارتہ سے یونیورسٹی کا ایک وفد بھی آرہا ہے۔ اس لئے مقام اجتماع دوسری جگہ منتخب کیا جائے۔ چنانچہ خدام نے مقام اجتماع بلاک A سے بلاک B میں منتقل کر کے اپنا سامان وغیرہ رکھ لیا۔ صبح آٹھ بجے ناشتہ کے بعد ایک مقام پر جمع ہوئے جہاں پر اجتماع کے افتتاح کی تقریب منعقد کی گئی جس میں رئیس التبلیغ صاحب و نائب صدر مجلس عاملہ انڈونیشیا محترم مولوی عبدالمالک صاحب اور بعض ممبرانِ عاملہ "بنڈونگ" نے شرکت کی۔ افتتاحی تقریب میں سب سے پہلے تلاوتِ قرآن پاک اور دعا ہوئی۔ اس کے بعد نیشنل فلیگ اور خدام الاحمدیہ کا جھنڈا لہرایا گیا۔ صدر کمیٹی اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ انڈونیشیا نے اپنی رپورٹ پیش کی۔ نمائندہ مجلسِ عاملہ جماعتِ احمدیہ بنڈونگ، نمائندہ مجلس عاملہ جماعت ہائے انڈونیشیا اور مکرم جناب رئیس التبلیغ صاحب نے افتتاحی تقاریر کیں اور اجتماع کا دعا کے ساتھ افتتاح فرمایا۔

مکرم جناب رئیس التبلیغ صاحب انڈونیشیا نے اپنی تقریر میں فرمایا:-

"آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خدام اور اطفال الاحمدیہ انڈونیشیا کا پندرھواں بابرکت اجتماع "چکولے لمبنگ" میں منعقد ہو رہا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی ان تمام کوششوں میں برکت ڈالے۔ اسی طرح دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے۔

دراصل اس قسم کے اجتماع کی حضرت مصلح موعود نے بنیاد رکھی تھی اور اس کی غرض و غایت یہ تھی کہ خدام (احمدی نوجوان) ہمیشہ محنت اور کوشش سے صحت جسمانی اور روحانی میں ترقی کریں اور اپنے اندر قربانی اور جاں نثاری کی روح پیدا کریں اور ہر دکھ اور تکلیف کے میدان میں ہمت اور جرأت پیدا کرے۔ حضرت اقدس کا ایک الہام ہے جس کو خدام کو ہمیشہ ذہن نشین کرنا چاہیئے اور وہ یہ ہے کہ

"جے تو میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو"

جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر انسان خدا تعالیٰ اور اس کے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لا کر احکامِ شریعت پر عمل بجا لانے کی کوشش کرے تو خدا تعالیٰ بھی اس سے محبت کرے گا اور دنیا کے لوگ بھی۔

باقی یہ سوال رہا کہ ہم اس دنیا میں شیطان کی شرارتوں سے کس طرح محفوظ رہ سکتے ہیں۔ تو یاد رکھیں اس کے لئے اپنے ایمان کو مضبوط کر کے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور توکل کریں اور تضرع اور انکسار کے ساتھ دعا کرتے رہیں۔ دعاؤں میں یہ دعا بھی پڑھا کریں:

"اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ"

"اے خدا تو ہمیں شیطان کی ہر شرارت سے محفوظ رکھ"

مکرم رئیس التبلیغ صاحب کے بعد مکرم "جوینی" صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعتِ احمدیہ انڈونیشیا نے بھی نوجوانوں کی تربیت کی اہمیت پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل اور رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے لیکن ہم خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی رضا اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتے جب تک ہم انفرادی اور اجتماعی طور پر متحد ہو کر جدوجہد نہ کریں۔ نوجوانوں کی تربیت کے پروگرام اس لئے بنائے جاتے ہیں کہ نوجوان بڑے ہو کر جماعت کی ذمہ داریوں کو سنبھالیں گے۔ اس لئے نوجوانوں کو دینی اور دنیاوی علوم کے میدان میں آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور جماعت کا کوئی فرد ان پڑھ نہیں رہنا چاہیئے۔

دوسری بات یہ ہے کہ نوجوانوں کو ہر قسم کی سستی ترک کر دینی چاہیئے۔ تیسری بات یہ ہے کہ نوجوانوں کو نظامِ جماعت کی اطاعت اور پابندی کرنی چاہیئے اور امامِ وقت کی اطاعت اور فرمانبرداری میں رہنا چاہیئے۔ چوتھی بات یہ ہے کہ گندے معاشرہ سے اجتناب کریں۔ سگریٹ نوشی اور سینما بینی سے پرہیز کریں اور اچھے اخلاق اپنے اندر پیدا کریں۔

۲۷ مارچ کی رات کو مکرم مولوی عبدالباسط صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مغرب و عشاء کی نماز پڑھانے کے بعد ربوہ کی روحانی زندگی اور دینی مصروفیات کے موضوع پر ایک دلچسپ تقریر کی۔ سوال و جواب کا موقع بھی دیا گیا۔ اس کے بعد تلاوتِ قرآن کریم کے مقابلے رات بارہ بجے تک جاری رہے۔

اجتماع کا دوسرا دن

مؤرخہ ۲۸ امان (مارچ) ۱۹۸۱ء

آج باوجود سردی کے تمام خدام نے صبح تہجد کی نماز باجماعت ادا کی جو مکرم مولوی عبدالباسط صاحب نے پڑھائی۔ نماز صبح کے بعد درس ہوا اور درس کے بعد مکرم عبدالباسط صاحب مبلغ سلسلہ نے تربیتی تقریر کی۔ ناشتہ سے فارغ ہو کر تمام خدام دس کلومیٹر دور ایک مقام پر ٹرپ کے لئے روانہ ہو گئے۔ ساڑھے بارہ بجے واپس آکر ظہر اور عصر باجماعت پڑھی اور ساڑھے تین بجے تک خدام نے آرام کیا۔ ساڑھے تین بجے کھیلوں کا پروگرام شروع ہوا۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ کھیلوں کے وقت میں یونیورسٹی کے طلباء کے ساتھ والی بال اور ٹیبل ٹینس کے میچ ہوئے دونوں میچ خدام نے جیت لئے۔ الحمدللہ۔

اس موقع پر طلباء میں کثیر تعداد میں مندرجہ ذیل لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ ۱۔ مسیح ہندوستان میں ۲۔ پیغامِ احمدیت۔ ۳۔ حضرت مسیح کا سفر فلسطین سے کشمیر تک۔

اس کے بعد یونیورسٹی کے طلباء اور پروفیسر صاحبان کے ساتھ خدام کا تعارف ہوا۔ رات کو نماز مغرب و عشاء کے بعد مکرم ڈاکٹر جوینی صاحب کا لیکچر ہوا جو بہت دلچسپ تھا۔

اجتماع کا تیسرا دن

۲۹ امان (مارچ) ۱۹۸۱ء کو حسبِ سابق تہجد کی نماز باجماعت ہوئی۔ نماز کے بعد درس ہوا۔ اس کے بعد ورزشی پروگرام ہوا۔ ازاں بعد ناشتہ سے فارغ ہو کر مختلف شعبوں کا اجتماعی اجلاس ہوا جس میں ہر شعبہ نے اپنی رپورٹ کارگزاری پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد خدام کا اجتماعی وقارِ عمل ہوا جس میں مقامِ اجتماع کی صفائی کی گئی۔

گیارہ بجے اجتماع کے اختتامی پروگرام کے شروع میں جس میں مکرم رئیس التبلیغ صاحب انڈونیشیا اور مجلس عاملہ کے ممبران اور متعدد معزز مہمان مدعو تھے۔ مکرم رئیس التبلیغ صاحب کی آمد پر خدام نے نعرہ ہائے تکبیر اور احمدیت زندہ باد کے نعرے لگائے۔ تلاوتِ قرآن کریم کے بعد کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے پندرھویں سالانہ اجتماع کی رپورٹ صدر کمیٹی نے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد قائد مجلس خدام الاحمدیہ انڈونیشیا مکرم احمد سپاری صاحب نے اختتامی تقریر کی۔ سب سے پہلے انہوں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ محض اس کے فضل سے تمام انتظامات مکمل ہوئے اور بخیر و خوبی اجتماع اختتام پذیر ہوا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے صدر کمیٹی، مجلس عاملہ جماعتِ احمدیہ انڈونیشیا و بنڈونگ کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد تمام نمائندگان کا جو تکلیف برداشت کر کے اجتماع میں شامل ہوئے ہیں شکریہ ادا کیا۔ آخر میں خدام کو نصیحت کی کہ وہ خدا تعالیٰ کا زیادہ سے زیادہ شکر ادا کریں کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ

اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ نعمتیں دوں گا۔

آخر میں مکرم محمود احمد صاحب چیمہ رئیس التبلیغ انڈونیشیا نے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ تمام بنی نوع انسان کی خدمت کرنا اور ان کو تباہی سے بچانے کی ذمہ داری ہم پر ڈالی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ کہ وہ لوگ جن سے دنیا کو فائدہ پہنچتا ہے وہ دیر تک دنیا میں رہتے ہیں۔ یعنی خدا تعالیٰ ان کے نفوس میں برکت ڈال دیتا ہے اور ان کا نام دیر تک زندہ رہتا ہے۔ اس سلسلہ میں حضرتِ اقدس ہمارے لئے ایک نمونہ ہیں جن کی پیروی کرنا اور ان کے نقشِ قدم پر چلنا ہمارا فرض ہے

دوسری بات یہ ہے کہ اپنے اندر جاں نثاری کا مادہ پیدا کریں۔ یعنی اپنے حقوق دوسروں کے لئے قربان کر دینا جیسا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے ایک جنگ کے موقعہ پر اعلیٰ نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ جب ایک جنگ میں تین صحابہؓ زخموں کی وجہ سے مرنے کے قریب تھے۔ ان کی مدد کے لئے ایک صحابیؓ پانی لے کر آئے اور انہوں نے ان میں سے ایک صحابیؓ کو پینے کے لئے پانی دیا۔ اس صحابیؓ نے فرمایا کہ وہ دوسرے صحابی مجھ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیادہ پیاسے ہیں پہلے ان کو پانی دیں۔ چنانچہ وہ ان کے پاس پانی لے کر گئے تو انہوں نے فرمایا کہ وہ اگلے صحابی مجھ سے زیادہ پیاسے ہیں۔ پہلے ان کو پانی دیں۔ جب وہ ان کے پاس پانی لے کر گئے تو وہ فوت ہو چکے تھے۔ وہ پھر واپس دوسرے صحابی کے پاس پانی لے کر آئے تو وہ بھی فوت ہو چکے تھے۔ پھر وہ سب سے پہلے صحابی کے پاس آئے تو وہ بھی فوت ہو چکے تھے۔ یہ ہے جاں نثاری کا جذبہ اور مقام کہ ہر ایک صحابیؓ نے دوسرے کو اپنے اوپر ترجیح دی اور خود موت قبول کر لی۔ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔

پس ہمارے خدام کو بھی چاہیئے کہ صحابہ کرامؓ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنے اندر قربانی اور جاں نثاری کا مادہ پیدا کریں اور ہر ایک بھائی دوسرے کو اپنے اوپر ترجیح دے۔ یہاں خدام اور اطفال کو یہی تربیت دی جا رہی ہے کہ وہ اپنے اندر یہ رُوح پیدا کر کے خدمتِ خلق کریں۔ آخر میں ایک اور بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ ہے "ذکرِ الٰہی"۔ جہاں اور جس حالت میں بھی ہوں ذکرِ الٰہی کو نہ بھولیں۔ چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے وقت ذکرِ الٰہی کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو اور ہم سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین۔

الوداعی خطاب کے بعد مکرم رئیس التبلیغ صاحب نے دعا کروائی اور خدام کو اپنے اپنے گھروں میں جانے کی اجازت دے دی گئی۔

جماعت کراچی کے مخلصین کے نمایاں وعدے تحریک جدید سال ۴۷/۴۶

(۱)	مکرم ملک پرویز احمد صاحب	گلشن اقبال کالونی	۶۵۰/- روپے
(۲)	" نعیم احمد و وسیم احمد صاحبان	ناظم آباد جنوبی	۶۴۰/- "
(۳)	" شیخ انوار رسول صاحب	رام سوامی	۶۵۰/- "
(۴)	" انوار الدین صاحب انجینئر	ڈیفنس سوسائٹی	۶۵۰/- "
(۵)	" گروپ کیپٹن محمود احمد صاحب باجوہ	ڈرگ روڈ	۶۲۰/- "
(۶)	محترمہ ڈاکٹر صفیہ رحیم صاحبہ	ناظم آباد شمالی	۶۰۰/- "
(۷)	مکرم جلال محمود صاحب	النور سوسائٹی	۵۷۵/- "
(۸)	" عبدالمومن صاحب	ڈیفنس سوسائٹی	۵۷۵/- "
(۹)	" منصور الحسن صاحب انجینئر	النور سوسائٹی	۵۵۰/- "
(۱۰)	" مبارک احمد صاحب کھوکھر	ڈیفنس سوسائٹی	۵۵۰/- "
(۱۱)	" جی۔ ایم وائی پٹیل صاحب	" "	۵۵۰/- "
(۱۲)	" محمود احمد صاحب ٹھیکیدار	ہاؤسنگ سوسائٹی	۵۰۰/- "
(۱۳)	" سید رشید طارق صاحب	حلقہ صدر	۵۰۰/- "
(۱۴)	" اورنگ زیب خان صاحب	گلشن اقبال کالونی	۵۰۰/- "
(۱۵)	" بریگیڈیئر سید ممتاز احمد صاحب	ڈیفنس سوسائٹی	۵۰۰/- "
(۱۶)	" ملک بشیر احمد صاحب	گلشن اقبال کالونی	۵۰۰/- "
(۱۷)	محترمہ نصیرہ طاہرہ صاحبہ	ڈرگ کالونی	۵۰۰/- "

(وکیلہ المال اوّل تحریک جدید)

امتحان طلباء جامعہ احمدیہ

جن طلباء کا امتحان اگست کے آخری عشرہ میں منعقد ہونا تھا ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یہ امتحان ۲۲ر اگست ۸۱ء سے شروع ہو کر ۲۷ر اگست ۸۱ء تک جاری رہے گا۔

درجہ ثالثہ کے امتحان میں پاس ہونے والے طلباء کا ترجمۃ القرآن کا امتحان بھی انہی ایام میں ہوگا۔

امتحان دینے والے طلباء بروقت پہنچ جائیں۔ پروگرام درج ذیل ہے:۔

۲۲ر اگست	ترجمۃ القرآن (رابعہ)	
	تفسیر القرآن و (ثالثہ)	
۲۳ر اگست	رابعہ۔ حدیث	
	ثالثہ۔ انشاء۔ نحو	
۲۴ر اگست	رابعہ۔ انشاء	
	ثالثہ۔ ترجمۃ القرآن الثلث الاوّل	
۲۵ر اگست	خامسہ۔ موازنہ۔ انشاء	
	رابعہ۔ تفسیر القرآن و	
	ثالثہ ترجمۃ القرآن الثلث الاوسط	
۲۶ر اگست	ثالثہ ترجمۃ القرآن۔ الثلث الاخیر	
۲۷ر اگست	خامسہ۔ الحدیث	
	رابعہ۔ موازنہ۔ فقہ	
	ثالثہ۔ الامتحان الشفوی لترجمۃ القرآن	
	ثانیہ۔ صرف۔ انشاء	
	ممہدہ۔ ترجمۃ القرآن	

نوٹ: امتحان صبح آٹھ بجے شروع ہوا کرے گا۔

(ایڈمنسٹریٹر جامعہ احمدیہ ربوہ)

۲۴ واں ۱۳۶۰ ہش

سالانہ اجتماع ۱۹۸۱ء

مجلس انصار اللہ مرکزیہ

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا چوبیسواں ۲۴

سالانہ اجتماع

مورخہ ۳۰ - ۳۱ اخاء ویکم نبوت ہش ۱۳۶۰ بمطابق ۳۰ - ۳۱ر اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۸۱ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار مرکزِ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تمام اراکین اور عہدیداران مجالس انصار اللہ ان تاریخوں کے مطابق سالانہ اجتماع میں شرکت کی تیاری شروع کر دیں اور کوشش فرمائیں کہ سو فیصد مجالس کی نمائندگی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ انصار مرکزی اجتماع میں شریک ہو کر امامِ وقت کے ارشادات سے مستفیض ہوں۔

(صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

"ہفتہ اصلاح وارشاد کب اور کیسے؟"

۱۔ امسال مجالس کو یہ موقعہ دیا گیا ہے۔ کہ وُہ اپنے حالات کے مطابق ماہ اگست یا ستمبر میں سے کوئی ہفتہ چُن کر مندرجہ ذیل پروگرام پر عمل فرمائیں:۔

۲۔ ہفتہ اصلاح وارشاد میں (i) علمی مذاکرہ (مجلس سوال و جواب) کا انتظام کریں۔

(ii)۔ سلائیڈز/مووی فلم/ وی سی آر کے ذریعہ احمدیہ مساعی سے احباب کو متعارف کروانے کا پروگرام بنائیں۔

(iii)۔ احباب کو ربوہ کی زیارت اور حضرت امام جماعت احمدیہ سے متعارف کروانے کے لئے وفود کا انتظام کریں۔

زعماءِ مجالس انصار اللہ احباب کے مشورہ سے پروگرام ترتیب دے کر مرکز کو بھی مطلع فرمائیں۔

ناظمین اضلاع کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ نگرانی فرمادیں تا ان کے علاقہ کی ساری مجالس اس پروگرام میں عملی حصہ لیں۔ اور بعد میں رپورٹ بھی بھجوائیں۔

(قائد اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مجالس انصار اللہ ہفتہ اصلاح و ارشاد اگست/ستمبر میں تاریخیں مقرر کر کے کام شروع کر دیں

قائد اصلاح وارشاد
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برائے توجہ لجنات

ہر لجنہ اپنی سالانہ رپورٹ ۱۰ راکتوبر تک بھجوا دے - رپورٹ مختصر اور لائحہ عمل کے مطابق ہونی چاہیئے - دوران سال عورتوں اور بچوں کو قرآن کریم پڑھانے والی خواتین کے نام مع مکمل پتہ جات سالانہ رپورٹ کے ساتھ بھجوا دیں - پڑھنے والے بچوں کی تعداد بھی بھجوائی جائے -

ہر لجنہ رپورٹ کی دو دو کاپیاں صدر لجنہ مقامی کے دستخطوں سے بھجوائے - لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی مجلس شوریٰ کے لئے تجاویز ۱۵ ستمبر تک پہنچ جانی چاہئیں - تجاویز انفرادی اور ذاتی نہ ہوں - بلکہ اجلاس بلا کر ممبرات کے مشورہ سے تجاویز بھجوائی جائیں -

(جنرل سیکرٹری
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیزم وسیم احمد صاحب شاہد کا نکاح مسماۃ مسرت جبیں صاحبہ بنت لطیف احمد صاحب مرزا ولد مرزا حکیم فیروز الدین صاحب مرحوم محلہ دار العلوم شرقی سے بعوض آٹھ ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بمقام خلافت لائبریری ربوہ سات اگست کو بوقت گیارہ بجے قبل دوپہر پڑھا

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے مبارک و بابرکت کرے - آمین -

(ٹھیکیدار نواب دین ولد شہاب الدین صاحب مرحوم آف کھارا ضلع گرداسپور حال اسلام آباد)

خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ فہمیدہ باجوہ بنت مکرم چوہدری محمد علی صاحب باجوہ چک ۳۷ جنوبی سرگودھا کا نکاح مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر ہمراہ برادرم مکرم چوہدری محمد افضل صاحب ولد چوہدری احمد خان صاحب ساکن چک ۳۷ جنوبی سرگودھا مورخہ ۷/۸/۸۱ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ نے پڑھا - احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے - آمین!

(چوہدری نثار احمد باجوہ ایڈووکیٹ سرگودھا)

درخواستہائے دعا

مکرم عبد الحی خان صاحب لائن سپرنٹنڈنٹ واپڈا تقریباً ایک ماہ سے پیچش اور یرقان سے بیمار ہیں - جس کی وجہ سے خاصے کمزور ہو گئے ہیں - احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ اور توانائی عطا فرمائے اور کام کرنے والی زندگی بخشے آمین!

(منور احمد نمائندہ الفضل ضلع نواب شاہ)

(۲) میری ہمشیرہ عزیزہ نصیرہ فاروقی گزشتہ ایک ماہ سے پھیپھڑوں کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہے احباب جماعت کی خدمت میں عزیزہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے -

(حبیب الرحمان ساجد دار العلوم غربی ربوہ)

ولادت

"برادرم محمد اسد اللہ ابن مکرم عبد الہادی صاحب ساجد کو اللہ تعالیٰ نے ۹/۷/۸۱ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے الحمد للہ - نومولود مکرم عبد الوارث صاحب آف موروکا نواسہ اور مکرم حاجی کریم بخش صاحب صدر جماعت احمدیہ قمر آباد کا پڑپوتہ ہے - حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بچے کا نام "محمد ضیاء اللہ" تجویز فرمایا ہے -

احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو صالح نیک خادم دین اور لمبی عمر عطا فرمائے آمین - محمد ارشد ناصر - قمر آباد ضلع نواب شاہ -

مدرسۃ الحفظ

انشاء اللہ العزیز ۱۵ راگست ۸۱ء سے مدرسۃ الحفظ کی تدریس شروع ہو جائے گی - تمام طلبا مدرسۃ الحفظ وقت پر ربوہ پہنچ جاویں - فی الحال نئے داخلہ کی گنجائش نہیں ہے -

(ایڈمنسٹریٹر جامعہ احمدیہ ربوہ)

اعلانِ گمشدگی

میرا بچہ محمود بشیر ولد احمد بشیر مرزا ٹھیکیدار چونگیات ربوہ جو کہ ساتویں جماعت کا طالب علم ہے - ہلکے سبز رنگ کی چیک دار قمیص شلوار پہنے ہوئے ہے - پاؤں میں سیاہ رنگ کی ریکسین کی گرگابی پہنے ہوئے ہے - دائیں ران پر اور بائیں بازو پر جلن کا نشان ہے - کلائی پر فیوریو باگھڑی باندھی ہوئی ہے اور گلے میں پھولدار مفلر ہے مورخہ ۸/۸/۸۱ کو دوائی لینے گیا تھا آج تک واپس نہ آیا -

اس کے والدین بے حد پریشان ہیں - اگر وہ خود پڑھے تو واپس آجائے اسے کچھ نہیں کہا جائیگا اگر کسی صاحب کو علم ہو تو احمد بشیر مرزا - ٹھیکیدار چونگیات بلدیہ ربوہ پر اطلاع کریں یا صدر عمومی ربوہ یا پھر دفتر نظارت امور عامہ میں اطلاع کر کے احسان فرمائیں -

درخواستِ دعا

میری والدہ محترمہ اہلیہ نصیر احمد صاحب گوجرانوالہ درد گردہ کی وجہ سے اکثر بیمار رہتی ہیں - احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے آمین -

منیر احمد
پنجاب سرحد ٹھریڈ ورکس
گل روڈ گوجرانوالہ

خاکسار کی چھوٹی بچی بعمر ۵ ماہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے خاندان حضرت اقدس اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت سے نوازے - آمین -

خاکسار کے خاندان کے تمام افراد آشوب چشم کے مرض میں مبتلا ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو صحت دے - آمین -

نذر محمد خاں
۱۸ لیاقت مارکیٹ نواب شاہ سندھ

دعائے مغفرت

میری چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ کوثر مرزا جو کہ مورخہ ۱۴/۴/۸۱ کو آگ لگنے سے شدید طور پر جھلس گئی تھی اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج تھی - مورخہ ۵/۸/۸۱ کو رات گیارہ بجے بعمر ۱۷ سال بقضائے الٰہی وفات پا گئی -

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

عزیزہ مرحومہ بڑی صابر نیک اور ملنسار بچی تھی - مرحومہ مرزا حنیف احمد مرحوم کی صاحبزادی اور مرزا لطیف احمد سابق کارکن دفتر امور عامہ کی بھتیجی تھیں - خاندان حضرت اقدس اور احباب جماعت سے مرحومہ کی مغفرت اور سوگوار خاندان کو صبر جمیل حاصل ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے -

(مرزا مبارک احمد ڈرائیور ۲۱/۴ دار النصر شرقی ربوہ)

میرے والد بزرگوار محترم ملک محمد خورشید صاحب آف وہاڑی بقضائے الٰہی بتاریخ ۴/۸/۸۱ ۹ بجے شب مختصر علالت کے بعد رحلت فرما گئے ہیں -

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

والد محترم نے ساری زندگی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے والہانہ لگاؤ کے ساتھ بسر کی - جنازہ وفات سے اگلے دن ربوہ لایا گیا - حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاص شفقت فرماتے ہوئے انہیں قطعہ نمبر ۱ میں تدفین کی اجازت مرحمت فرمائی - نماز جنازہ گولبازار میں مکرم قریشی فضل حق صاحب نے پڑھائی - تدفین کے بعد مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب ناظر ضیافت نے دعا کروائی -

احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے - آمین -

(ملک قمر احمد شمس ۱۷/۱ دار الرحمت وسطی ربوہ)

خاکسار کے داماد رضوان ہاشمی کے چھوٹے بھائی عزیز مسعود شاہد ہاشمی چندیوم ہوئے واہ کینٹ سے واپسی پر ایک ٹرک سے دین کی ٹکر کے نتیجہ میں وفات پا گئے -

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحوم مکرم شریف احمد صاحب ہاشمی آف سانگلہ ہل کے بیٹے اور مکرم صابر علی صاحب ہاشمی آف چک ہاشمیاں ضلع سیالکوٹ کے نواسے تھے - مرحوم بہت نیک طینت تھے ابھی شادی نہیں ہوئی تھی - ان کی وفات مرحوم کی والدہ اور دوسرے عزیزوں اور بزرگوں کے لئے سخت صدمہ کا باعث بنی -

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کی والدہ اور دوسرے متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے - آمین -

(ڈاکٹر محمد احسن خان - راولپنڈی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعائے مغفرت

خاکسار کے خسر محترم مرزا محمد امین صاحب سابق سیکرٹری مال حلقہ محمد نگر لاہور ۲۹ر جولائی صبح سات بجے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم کی عمر ۷۶ سال تھی۔ مرحوم ریلوے ورکشاپ سے بعہدہ چارج مین ۱۹۷۵ء میں ریٹائر ہوئے تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے تین لڑکے، تین لڑکیاں اور بیوہ چھوڑی ہیں۔ مرحوم کے سب سے بڑے لڑکے مرزا محمود احمد ناٹیجریا میں ہیں۔ دوسرے لڑکے مرزا ناصر احمد پی۔ ایچ۔ ڈی انگلینڈ میں ہیں۔ تیسرے بیٹے مرزا نعیم اسسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ مردم شماری ہیں۔ بڑی بیٹی خاکسار کی اہلیہ ہیں۔ دوسری بیٹی اہلیہ مکرم شیخ عبد الرشید صاحب سابق قائد مجلس راولپنڈی ڈویژنل انجینئر محکمہ ٹیلیفون ہیں۔ تیسری بیٹی اہلیہ عزیزم ساجد احمد دھرم پورہ لاہور ہیں۔ مرحوم کو ایک لمبا عرصہ بحیثیت سیکرٹری مال حلقہ محمد نگر خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ مسجد احمدیہ محمد نگر کی مرمت وغیرہ کے سلسلہ میں ہمیشہ گہری دلچسپی لیتے رہے۔ نماز باجماعت کے حد درجہ پابند تھے۔ بہت دعاگو، تہجد گزار تھے۔ خاکسار اور خاکسار کے بچوں کے ساتھ خاص طور پر بہت محبت کرتے تھے۔

مرحوم کی اہلیہ صاحبہ حلقہ محمد نگر کی لجنہ اماء اللہ کی صدر ہیں۔ مرحوم بہت صاف گو، نڈر اور اعلیٰ صفات کے حامل تھے۔ باوجود بیماری اور کمزوری کے چلتے وقت کسی کا سہارا لینا پسند نہ کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ جنازہ ۳۰ر جولائی صبح ½ ۵ بجے ربوہ پہنچا۔ جنازہ سیدنا حضور ایدہ اللہ کی اجازت سے محترم سید احمد علی شاہ صاحب نے ½ ۱۱ بجے احاطہ دفتر صدر انجمن احمدیہ میں پڑھایا۔ قبر تیار ہونے پر خاکسار نے دعا کرائی۔ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ نیز پس ماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(خواجہ محمد اکرم A-166 - ریلوے کالونی کیرج فیکٹری۔ راولپنڈی)

میرے خسر محترم جناب ماسٹر محمد علی صاحب مورخہ ۳۰ر جولائی بروز جمعرات بوقت ½ ۸ بجے شب لمبی بیماری کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کا جنازہ صبح ۶ر بجے مکرم و محترم جناب مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ قادیان (حال گوجرانوالہ) نے پڑھایا مرحوم موصی تھے اس لئے جنازہ ½ ۹ بجے کے قریب ربوہ پہنچایا گیا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر بعد از نماز عصر مکرم و محترم صوفی غلام محمد صاحب نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی اور مکرم و محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کرائی۔

مرحوم بہت خلیق، حلیم، کم گو، عبادت گزار بزرگ تھے۔ پچیس برس کی عمر میں بیوی دو بچے (امۃ الحفیظ اور سعید احمد شاد) چھوڑ کر فوت ہو گئی تھی۔ ان بچوں کی خاطر ساری عمر آپ نے مجرد گزار دی۔

اسی طرح میرے منجھلے بہنوئی محترم میاں عبد المجید صاحب سیالکوٹی کے چھوٹے بھائی مکرم میاں عبد الحلیم صاحب جو روزگار کے سلسلہ میں ۱۲ر جولائی کو عراق تشریف لے گئے تھے ۱۵ر جولائی کو کار کے حادثہ میں بغداد میں وفات پا گئے۔ ان کا جنازہ بذریعہ ہوائی جہاز بمبئی اور کراچی سے ہوتا ہوا لاہور پہنچا۔ اور اسی روز (۳۱ر جولائی) بروز جمعہ بعد از نماز عصر مکرم صوفی غلام محمد صاحب نے ہر دو جنازے اکٹھے پڑھائے۔ ان کی تدفین قطعہ شہداء میں عمل میں آئی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار عزیزان کے علاوہ ایک بیوہ اور دو بچے (ایک لڑکی ایک لڑکا) چھوڑے ہیں۔

مرحوم نہایت خوش مزاج اور ملنسار نوجوان تھے اور مبلغ امریکہ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب کے ماموں زاد اور برادر نسبتی بھی تھے۔

احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے مرحومین کے بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے صبرِ جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جان گوجرانوالہ)

آنکھوں کی وبائی بیماری کے لئے

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا نسخہ

آج کل آنکھوں کی بیماری کی وبا زوروں پر ہے اس کیلئے ہومیو پیتھک کے دو آزمودہ نسخے پیش خدمت ہیں۔ احباب انہیں استعمال کریں انشاء اللہ تعالیٰ بہترین نتائج برآمد ہوں گے اور آنکھوں کی تکلیف بہت جلد رفع ہو جائے گی۔ نسخہ نمبر ۱

(i) Rhustox. 200 (ii) Graphites. 200

ترکیب استعمال: دونوں دوائیں ملا کر پہلے دن ایک گھنٹہ کے وقفے سے دو خوراکیں لیں۔ پھر دوسرے دن ایک خوراک۔ پھر تیسرے دن ایک خوراک۔ پھر حسب ضرورت ہفتہ میں ایک دوبار۔

(نوٹ) اگر پہلے دن پہلی دو خوراکوں سے نمایاں فائدہ ہونے کے بعد مرض اسی روز پھر بڑھنے کا خطرہ محسوس ہو تو اسی روز تیسری خوراک بھی لی جا سکتی ہے لیکن اس کی ضرورت شاذ ہی ہوگی۔

نسخہ نمبر ۲: (i) Belladonna 30 (ii) Sulphur. 30 (iii) Euphrasia. 30.

ترکیب استعمال: پہلے دن چار پانچ خوراک۔ دوسرے دن دو یا تین خوراک یہاں تک کہ بکلی افاقہ ہو جائے۔

دوا بنانے کا طریق: سستی اور زیادہ دوا بنانے کا طریق یہ ہے کہ کسی ہومیو پیتھک سٹور سے دو دو ڈرام کی شیشیاں الگ الگ سب دواؤں کی خرید لیں۔ جو ڈیلیوشن ہو (سیال یعنی پانی کی شکل میں) اس طرح سے ایک ایک پاؤنڈ یا زائد میٹھے کی گولیاں بھی لے لیں جن میں ہومیو پیتھک دوا بنائی جاتی ہے۔

نسخہ نمبر ۱ کی دونوں دواؤں کے برابر قطرے کچھ گولیوں پر اتنی مقدار میں ٹپکائیں کہ تمام گولیاں نم ہو جائیں۔ زیادہ بھگونے کی ضرورت نہیں۔ معمولی نمی پہنچ جائے تو کافی ہے۔

نسخہ نمبر ۲ بھی اسی طریق پر مذکورہ تینوں دواؤں کے قطرے ٹپکا کر بوتلوں میں محفوظ رکھ لیں

تنبیہ: یاد رہے کہ کسی دوسری دوائی کی خالی بوتل میں دوا نہ بنائی جائے بلکہ نئی بوتل میں یا ایسی بوتل میں بنائی جائے جسے ابلتے پانی میں دھو کر خشک کر لیا گیا ہو۔

خوراک سے مراد: خوراک سے مراد چند گولیاں ہیں۔ گننے کی ضرورت نہیں۔ پندرہ گولیاں اندازے کے ساتھ منہ میں رکھ کر چوس لی جائیں۔ پانی کے ساتھ نہیں کھانی۔

پرہیز: کسی خاص پرہیز کی ضرورت نہیں۔ البتہ اگر کسی کو ویسے ہی کسی خوراک سے الرجی ہو تو اس کے استعمال سے احتراز کرے۔

کھانے سے معاً پہلے یا معاً بعد دوا کھانے سے پرہیز کریں۔ بہتر ہوگا کہ نصف گھنٹہ کا وقفہ ہو لیکن اگر بیماری کھانے کے وقت ہی حملہ کرے تو پھر نصف گھنٹہ وقفہ ڈالنے کی ضرورت نہیں۔ فوری طور پر اچھی طرح کلی کر کے دوا ڈال لیں۔

حفظ ماتقدم: مذکورہ بالا نسخوں میں سے نسخہ نمبر ۱ دو دن روزانہ ایک خوراک، پھر ہفتہ وار ایک خوراک، اور نسخہ نمبر ۲ روزانہ صبح شام ایک ایک خوراک۔

ضروری نوٹ: دونوں نسخے بیک وقت استعمال کریں۔

خدمت کی راہوں پر رواں دواں

دیرینہ خادم

رجسٹرڈ

مشہور دواخانہ

(سابق میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز)

گوجرانوالہ • ربوہ

چوک گھنٹہ گھر بالمقابل ایوان محمود

۷۱ سویٹ ہوم لینڈ اوڈل کالونی کراچی نمبر ۲۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

TEST OF CURES

ANY DISEASE DECLARED INCURABLE ?

CURES ACCEPT THE CHALLENGE

SEE THE LIST OF 140 CURES

GET THE REQUIRED CURES FROM NEARBY CHEMIST

FOR DETAILS AND FREE LITERATURE

CONTACT :

CURATIVE MED. CO. REGD.

PAKISTAN—*H.O.* RABWAH

Phones : 606-607

تبدیلی نام

قبل ازیں میرا نام زاہدہ نجیب بنت چوہدری نجیب اللہ خان صاحب تھا۔ اب میں نے اپنا نام تبدیل کر کے زاہدہ شہباز بندھیشہ رکھ لیا ہے۔ اب مجھے اسی نئے نام سے پکارا جائے۔

زاہدہ شہباز بندھیشہ

بنت چوہدری نجیب اللہ خان چک ۴۱ جنوبی

ضلع سرگودھا